ہائی بلڈ پریشر یا فشار الدم قوی

پاکستان طبی کانفرنس کا تحقیقی اجلاس مورخہ ۸۰/۲/۱۵ کو جہاں نما گلبرگ لاہور میں منعقد ہوا جس میں دو سائنسدان دو ڈاکٹر اور تین حکیموں نے "ہائی بلڈ پریشر" کے موضوع پر مقالے پڑھے۔ زیر نظر مقالہ اسی اجلاس میں ڈاکٹر ظہیر احمد ڈائرکٹر نیشنل ہیلتھ اسلام آباد کی صدارت میں پڑھا گیا۔

(ادارہ)

صاحب صدر!

حضرات وخواتین!! السلام علیکم!

اسے ضغط الدم یا بلڈ پریشر بھی کہتے ہیں۔ اس مرض کے متعلق میرے ساتھی معالج روشنی ڈالیں گے۔ لہذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کی تفصیلات کو موضوع بحث بناؤں۔ نیز اس مرض سے آپ بخوبی واقف ہیں کیونکہ آپ میں سے اکثر بحیثیت معالج زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس لیے علامات، اسباب اور علاج کی تفصیلات بتلانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بطور تمہید یہ عرض کر دوں کہ اس مرض کے لیے موٹے موٹے اسباب تقریباً تین بنتے ہیں۔

۱۔ فسادِ خون یعنی (خون کا غیر ہو جانا خصوصاً گاڑھا یا غلیظ)

۲۔ تصلّب شرائین یعنی شریانوں کا سخت ہونا۔

۳۔ تضییق شرائین۔

متذکرہ بالا اسباب کسی طرح پیدا ہو جائیں یہ تو مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آج کی مجلس میں ان اسباب کے پیش نظر دورِ حاضر کی مشہور دوا "اسرول" یا چھوٹی چندن کے بارے میں کچھ عرض کر دوں۔

سامعین کرام! اس دوا کو مختلف ممالک میں اور مختلف زبانوں میں کئی نام سے پکارا جاتا ہے

شمال کے طور پر اردو میں اسرول۔ ہندی میں چھوٹی چندن یہ دو نام زیادہ مشہور ہیں۔ چھوٹا چاندیا، چھوٹی چندر، چندرو۔ بنگالی میں چھوٹا چاندو، بڑو چاند، بڑو چاندا، چندرا، تامل میں چوون کودتا۔ مالبری تلگو میں بٹاگندی، ہرہٹی، پرکائی۔ سنسکرت میں صرف گندا، ناگ منی، چندی گرہ۔ انگریزی میں راؤلو فاسرپنٹیا۔ لاطینی میں ارضی ایکسیلین، سرپنڈا نیم۔ ڈیرا دون کے جنگلوں میں پاگل بوٹی اور مختلف ممالک میں جہاں یہ پیدا ہوتی ہے۔ مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔

تاریخ قدیم میں ۱۹۲۱ء تک طب کی کسی مفردات، مرکبات اور قرابادینی نسخوں میں یا معالجات کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ ۱۹۳۲ء تک طب جدید کی معالجاتی کتابوں اور فارمیسی کی کتابوں میں اس کے متعلق کوئی اشارہ تک نہیں۔

ذرائع دریافت

اس دوا تک ہماری رسائی دو مختلف ذرائع سے ہوتی ہے۔ یہ دوا جن علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ مقامی لوگ اس کے افعال سے عمومی طور پر واقف تھے۔ ۱۹۲۰ء کے قریب صوبہ بہار ہندوستان کے مشہور بیرسٹر سید حسن امام مرحوم کی اہلیہ شدید جنون کی کیفیت میں مبتلا ہوئی۔ باوجود جدید و قدیم علاج کے مرض میں کمی کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ حالات مایوسی تک پہنچ چکے تھے۔ آخر ایک مقامی سیاح کے مشورے سے اس دوائی کے استعمال سے مریضہ صحت یاب ہوئیں۔ اس واقعہ کا علم مرحوم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کو ہوا جنہوں نے اس کو مریضہ کے لواحقین کے توسط سے حاصل کیا اور اس کا تعارف خاندان شریفی دہلوی (اجمل خاں کا خاندان) میں کروایا۔

محمد عمر عربی[1] جن کو سیاحت کا بے حد شوق تھا اور وہ مندروں، خانقاہوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ڈیرا دون کے علاقے میں شدید دردِ سر میں مبتلا ہوئے۔ ایک مقامی دوست نے ایک بوٹی مع جڑوں اور پتوں کے مہیا کی۔ اور گھوٹ کر استعمال کرنے کی ہدایت کی۔ اس کے استعمال کے چند لمحوں بعد عربی نے دردِ شدید سے نجات حاصل کی اور بخار میں کمی ہوئی (دردِ سر دباؤ خون ہی کا نتیجہ تھا

---

[1] آپ عرصہ تک جامع اہل حدیث روپڑ میں حضرت العلام حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کے پاس مقیم رہے اور وہیں وفات پائی۔ بڑے زاہد اور غیرت مند واقع ہوئے تھے۔ کیمیاگری کا شوق تھا اس لیے بڑے بڑے حکما اور اطبا سے تعلق رکھتے تھے۔ (مدیر)

کیونکہ اس میں نبض سریع اور عظیم بھی تھی) اور چند ہی لمحوں بعد جہاں درد تھا اور مریض بلے چین تھا میٹھی نیند سو گیا اور مرض سے نجات حاصل ہوئی۔

میرے والد مرحوم حکیم محمد اسماعیل صاحب جگراؤنی کے ان کے ساتھ دوستانہ اور صوفیانہ تعلقات تھے۔ اس واقعہ کا ذکر انھوں نے ۱۹۱۹ء میں کیا تھا۔ سیاحت اور تحقیق کے شوق میں ۱۹۱۹ء میں ایک سال تک یعنی ۱۹۲۰ء کے قریب محمد عمر نامی کے ہم سفر ہوئے۔ اسی دوران اس دوائی کے متعلق ذکر ہوا اور محمد عمر نامی نے اپنے میزبان ساتھی کے لیے اس دوائی کی وافر مقدار مہیا کر دی (دیہاتی لوگ اس دوائی کو اس وقت صرف درد کی نجات دہندہ قرار دیتے تھے جس طرح اور بھی خود رو بوٹیاں مثلاً بھنگ، پوست اور نشہ آور ادویات کو عام لوگ جانتے ہیں اس کے مجرّباتی فوائد سے قطعاً ناواقف تھے۔ دیگر اعتبار سے اس کو بیکار محض جانا جاتا تھا) والد مرحوم نے اس دوائی کو کئی اور امراض میں بطور تجربہ استعمال کیا۔ جس سے اس دوائی میں مزید کشش پیدا ہوتی گئی۔ ۱۹۲۵ء کے قریب شفاء الملک حکیم فقیر محمد چشتی نظامی (جگراؤں والے) کے ایک سوال کے جواب میں والد مرحوم نے امراض کی بحث کے دوران اس دوائی کا ذکر کیا۔ شفاء الملک مرحوم کے سامنے اس کے تجربہ شدہ فوائد بغیر کسی کم وکاست کے بیان کیے۔ اور یہ بوٹی نمونہ کے طور پر انھیں دی۔ حکیم صاحب مرحوم بہت خوش ہوئے۔ حکیم صاحب مرحوم کے میرے والد اور دادا کے بہت ہی طبی خاندانی تعلقات تھے۔ اس کا ذکر حکیم صاحب نے خاندان دہلی سے بھی کیا۔ خاندان دہلی نے اس دوائی کو بطور تجربہ معجون میں استعمال کیا۔ اور شفا بخش ہونے کی وجہ سے اس کا نام "دواء الشفاء" اور قرصوں کی شکل میں "قرص شفاء" تجویز کیا۔ تجربات کے مراحل طے کرتی ہوئی یہ دوائی کئی اور امراض میں جن کا کہ تعلق عصبی نظاموں سے ہے مفید ثابت ہوئی۔ مثلاً فشار دم قوی، صرع، بے خوابی اختناق، جنون اور ذکاوت حس۔

جنون کی جملہ اقسام مثلاً داء الکلب، تطرب میں اکسیر ثابت ہوئی۔

جناب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم و مغفور نے والہانہ شوق اور محبت فن کی وجہ سے دیسی ادویات کی تحقیق کے لیے طبیہ کالج دہلی کے ساتھ ایک تحقیقی شعبہ بھی قائم کیا تھا۔

۱۹۳۱ء میں اس شعبے میں اس وقت کے نوجوان سائنسدان جناب سلیم الزمان صدیقی اور ڈاکٹر رفعت حسین صدیقی نے باہمی تعاون سے بہت تحقیق و تجسس کے بعد ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۴ء تک ایک قلمی مرکب اصرول سے نکالا اس کا نام حکیم صاحب مرحوم کی نسبت پر اجملین رکھا گیا۔ اسی

دوران اٹلی کے سن رسیدہ کیمیا دان آپسٹن نے راؤلفین کے نام سے ایک جوہر علیحدہ کیا۔ اجملین اور راؤلفین خاصیتوں میں یکساں ہیں۔

۱۹۵۲ء میں شیلیڈ جو کہ جرمن نژاد تھا نے اس دوائی پر سوئٹزرلینڈ میں اسی کام کو آگے دہرایا اور اجملین مرکب نکالا۔ یہ قلمی مرکبات ناکارہ ثابت ہوئے۔ ناامید ہو کر اس نے فضلے پر جو کہ ناکارہ سمجھا گیا تھا اور کارآمد جزو جس کی تلاش تھی یعنی ریسپرین کی مانند معمولی مقدار میں حاصل کی۔ اور اس نے ۱۹۵۵ء میں ریسپرین

پھر ۱۹۵۴ء میں ووڈ والو نوبل انعام یافتہ کیمیا دان نے اس کی مدد کی اور کام کو آگے بڑھایا دنیا کے مختلف ممالک میں اس پر اب بھی تجربات جاری و ساری ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس کے مفید جوہر کو علیحدہ کیا جائے اور دوائی کی کم سے کم مقدار استعمال کرانی پڑے۔ جہاں تک ہماری رسائی ہے کیونکہ ہم لیبارٹری وغیرہ کی سہولتوں اور عملیات سے محروم ہیں اور ہمارا تجربہ اور تحقیق صرف مریضوں تک ہی اور اس کے افعال و خواص پر ہی مبنی ہیں۔ نئی دوائی ہونے کی وجہ سے اس کے افعال و خواص، مزاج، مصلحات، بدرقات، مقدار خوراک، بدل، وقت، دوا پرہیز کا تعین تھا۔ کیونکہ قدیم ادویات کے ہمارے اطبائے کرام نے اپنی جارحانہ تجربے سے اکثر و بیشتر ادویات کے تمام مراحل طے کیے ہیں۔ شاید ہی کوئی جڑی بوٹی رہ گئی ہو کہ جس کے افعال و خواص سے حکمائے قدیم واقف نہ ہوں۔ ان کا یہ سارا تجربہ اور یہ تمام مراحل مرضوں اور مریضوں پر ہی استعمال کر کے طے ہوئے تھے۔

حضرات و خواتین!

اب میں اس دوائی کے وہ تمام مراحل جو ایک دوائی کے لیے جزو لازم ہوتے ہیں عرض کروں گا۔

۱۔ افعال و خواص:

جنون، صرع، اعصابی امراض جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کے لیے مفید ہیں (خون کی رقیق شریانوں کو کشادہ رکھنے اور لچک پیدا کرنے میں اکسیر ہے۔ اسی وجہ سے فشار دم قوی کی دنیا میں اس سے بہتر دوائی ابھی تک سامنے نہیں آئی۔

۲۔ مزاج:

سرد تر۔ پہلے درجے میں سرد، دوسرے درجے میں تر۔

۳۔ مصلحات:

کڑاسک، مرچ سیاہ، گلاب، زعفران، الائچی خورد، صدف۔

۴- بدرقات:

عرق بادیان، عرق گلاب، عرق گاؤزبان، عرق گذر، عرق مکو۔

۵- مقدار خوراک:

مختلف امراض میں عمر کے تناسب سے مختلف مثلاً جنون میں ایک ماشے سے لے کر دو ماشے تک اعصابی امراض میں ایک سے چار رتی تک۔ فشار دم قوی میں ایک رتی سے چھ رتی تک۔

۶- بدل:

آج تک اس کا بدل باوجود کوشش کے حاصل نہیں ہو سکا۔

۷- وقت دوا:

صبح و شام، رات۔

۸- پرہیز:

گھی، دودھ، مکھن، پھل، گوشت، روغنیات وغیرہ۔

۹- خوراک:

سبزیات جملہ (ابلی ہوئی) دالیں۔ نوٹ: (شکار کا گوشت استعمال کر سکتے ہیں)

مقامِ پیدائش

ہندوستان اور بنگلہ دیش، ملائشیا، جاوا، پاکستان، نیپال، اٹلی، لنکا میں بکثرت پیدا ہوتی ہے اور مقامی طور پر پیدا کی جا سکتی ہے۔

حضرات و خواتین!

مختلف ممالک میں آب و ہوا اور موسمی اثرات کی وجہ سے مختلف اشکال میں اس کی جڑیں اور پودے ہوتے ہیں۔ بہترین دوائی ہندوستان کے علاقہ ڈیرہ دون سے لے کر نینی تال تک چار ہزار فٹ تک کی بلندی میں پیدا ہونے والی دوائی جو کہ اپنی عمر ۱۹ مہینے پوری کر چکی ہو بہترین اثرات کی حامل ہے۔ بنگلہ دیش میں چٹاگانگ کے پہاڑی علاقوں سے ملنے والی یہ دوائی سلہٹ کے علاقے سے بہتر ہے۔

پاکستان:

وادی کاغان میں پیدا ہونے والی دوائی بھی اپنے افعال و خواص میں کافی مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر ڈیرہ دون سے حاصل کردہ بیج سوات۔ ایبٹ آباد، اسلام آباد کے موسم میں کاشت کیا جائے تو بہترین فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ میں نے شوقیہ طور پر تجربہ کے لیے ڈیرہ دون کے بیج کو اپنے گھر میں کاشت کیا اور اس دوائی میں موثر نتائج حاصل کیے۔

طریقہ کاشت:

اسرول کے بیج ستمبر کے شروع میں کاشت کے لیے گملوں میں لگانا چاہیے۔ جب پودے بڑھنے لگیں تو ان کو زمین کو اچھی طرح نرم کر کے کیاریوں کی شکل میں لائنوں میں تبدیل کر دیں اور آلوؤں کی طرح پانی اس کی جڑوں تک پہنچے۔

موسم برسات اور بہار میں قلموں کے ذریعے بھی اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ موسم خزاں میں پھول اور پتے جھڑ جاتے ہیں جن کو اکٹھا کر لیں۔ یہ بہت کام کی چیز ہے۔ موسم بہار میں دوبارہ کونپلیں نکل آتی ہیں اور چھ ماہ تک پھول دیتے ہیں۔ اس کے پھول نہایت خوبصورت اور دلکش ہیں۔ سرکاری بنگلوں اور بڑے سرکاری اداروں میں خوبصورتی کے لیے لگایا جاتا ہے۔ مثلاً گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں بھی اس کی تین کیاریاں موجود ہیں مگر مالی اور مالک اس دوائی کے معجزاتی فوائد سے واقف نہیں (خوبصورتی اور تجربے کے طور پر میں نے اپنے گھروں میں اس کی کاشت کی)۔

استعمال:

ویسے تو یہ دوا اپنی افادیت میں ثانی نہیں رکھتی اور اس کا ہر جزو فوائد سے بھرپور ہے مگر ابھی تک ہم نے اس کو جڑ سے ہی استعمال کرنا شروع کیا ہے، اور دنیا اس کے اسی حصے کے فوائد سے روشناس ہے۔ میں آپ کو اس کے دوسرے اجزا کے فوائد سے آگاہ کروں گا۔

حتی الامکان میری یہ تمام کوششیں تجرباتی دنیا کی ہیں۔ کیونکہ علم طب جامد نہیں۔ تجربات کی دنیا وسیع ہے۔ آپ حضرات بھی اس مشکل اور تجربات کی دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس پر جاری و ساری رکھیں تاکہ اطبا کے سر سے عدم تحقیق کا جو الزام ہے پیہم چلا آ رہا ہے ختم ہو جائے۔ اطبا کا نام جب بھی کسی مجلس میں لیا جائے تو فوراً یہ الزام عائد ہو جاتا ہے کہ اطباء کرام میں تحقیق نہیں ہو رہی۔ حالانکہ اطباء قدیم نے لاکھوں ادویات پر تحقیق کی ہے اور جس کے اثرات آج بھی وہی ہیں جو پہلے تھے۔ آئیے ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ سے ہم یہ الزام اپنے سر پر نہیں آنے دیں گے۔ اور اپنی تحقیقات سے اپنے ساتھیوں اور کارفرماؤں کو آگاہ کرتے رہیں گے۔

تجارتی نقطۂ نظر سے

ہمالیہ ڈرگ کمپنی ڈیرا دون نے ۱۹۴۶ء کے بعد اس کی جڑوں کو باریک پیس کر اسمالین کے نام سے بلڈ پریشر اور تسکین کے لیے مع فوائد و نقائص قرصوں کی شکل میں مارکیٹ میں بھیجی۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف دوا ساز اداروں نے دوائے شفا قرص شفا اور قرص فشارہ کے نام سے منسوب کر کے شہرت دی۔

معالج حضرات اکثر آپ کا اس دوائی کے استعمال سے تعلق رہا ہے۔ آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ جس طرح دیگر ادویات مضر اور مفید اثرات رکھتی ہیں اسی طرح اس دوا میں بھی مضر اور مفید اثرات دونوں موجود ہیں۔ مضر اثرات جن کی نشاندہی میں کر رہا ہوں۔

ناک کا بند ہونا، رعشہ، قے شدید۔ بچوں میں بے ہوشی۔ آنکھوں میں سرخی، بھوک کا زیادہ بڑھ جانا وغیرہ۔

چونکہ یہ دوائی ایک نئی دریافت تھی اس لیے قدیم اطبا نے جس طرح قدیم دوائیوں کے مضر اثرات کو دور کرنے کے لیے مصلح دریافت کیے تھے یہ دوائی مصلحات سے ابھی تک محروم ہے چند سال بعد ہمالیہ ڈرگ کو کمپنی نے اس دوا کو اور نام دے کر سرپاسل اور سرپینا سے پیش کیا۔ مگر ناموں کی تبدیلیوں سے خصلتیں تبدیل نہیں ہوتیں۔ مثال کے طور پر پنجاب میں چراغ دین، علم دین معراج دین ان اشخاص کے نام ہوتے ہیں جن کو دین سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا (پنجاب میں چند مثالیں مشہور ہیں۔ جیسے "اکھوں انی تے نام چراغ بی بی)

اسمالین کی طرح ان دونوں ادویات میں وہی مضر اثرات موجود ہیں بلکہ میں تو یہی کہوں گا کہ ان کو قرصوں کی شکل میں لانے کے لیے جو اضافی مرکبات شامل کیے گئے ہیں۔ اس نے اس کے فائدے کو کم کر دیا اور مضر اثرات میں اضافہ کیا۔ بے شک یہ دوائی ایک معجزاتی کیفیت رکھتی ہے۔ اس لیے اس کے مصلحات تلاش کرنے کا طریقہ کار تلاش کیا گیا۔

طریقۂ کار۔ سادہ

اس دوائی کے تمام ممکنہ اقسام جو حاصل ہو سکتے تھے حاصل کیے۔ ان سب کے سفوف بنا کر مریضوں کو استعمال کروائے ان کے حالات و علامات کو زیر نظر رکھا۔ تقریباً تین سال کے عرصہ کی محنت کے بعد یہ تجربہ حاصل ہوا کہ کس خطے اور کس عمر کی دوائی زیادہ زود اثر ہے اور مضر کم۔ اس کے بعد دوسرا کام مصلحات کی تلاش پھر اس کے ایک ایک مضر اثرات پر کام شروع کیا اور تقریباً

دس سال کی محنت شاقہ کے بعد اس قابل ہو سکا کہ چند ایک ادویات ملا کر ایک ایسا شافی مرکب تیار ہوا۔ اس مرکب کا جزو اعظم اسرول ہی ہے جو نہایت مفید اور کارآمد شافی مرکب کہا جا سکتا ہے۔ جس کے میں کسی زمانے میں خواب دیکھا کرتا تھا (زیادہ تر رہنمائی مولانا ابوالخیر مودودی مرحوم اور اپنے والد مرحوم حکیم محمد اسماعیل صاحب کے تجربے سے ہوئی) میں نے اس مرکب کو ہزاروں مریضوں پر ریکارڈ رکھ کر استعمال کیا جس سے اس کی تصدیق ہوئی اور اب میں مطمئن ہوں۔

سامعین کرام :۔

کامیابی کے مرحلے سے گزرنے کے لیے مجھے بہت سی ناکامیوں اور مایوسیوں سے واسطہ پڑا اور رقم کثیر بھی خرچ کی۔ بس یہ سمجھ لیں کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے ایک جنونی کیفیت سے گزرا ہوں۔ ایک جالینوس کے قول نے میری رہنمائی میں سنگِ میل کا کام دیا۔

نبض کی بحث میں اس نے ذکر کیا ہے کہ میں نے نبض کو محسوس کرنے کے لیے شہر کے دروازے پر ڈیرا لگایا اور ہر آنے جانے والے کی نبض دیکھتا اور حرکات و سکون سمجھتا یہاں تک کہ نبض دیکھ کر صاحبِ نبض کے خاندان تک کے حالات اور اسرار و رموز کا واقف ہو گیا تھا۔ چنانچہ ایسی جنونی کیفیت نے اس دوا کے باقی اجزا کے متعلق بھی راہیں کھول دیں جو مختصر طور پر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اس دوا کے پانچ اجزا ہیں۔

۱۔ جڑ۔ جس کا تفصیلی ذکر ہو چکا ہے۔
۲۔ شاخیں۔ جو شاندے کے طور پر دردِ گردہ، دردِ مرارہ، اور دردِ معدہ کے لیے اکسیر ہے۔
۳۔ پتے۔ اس کا سفوف دردِ شقیقہ، دردِ عصابہ، صداع بیضہ کے لیے مفید ہے۔
۴۔ پھول۔ ام الصبیان اور قلبی امراض میں اکسیر ہے۔
۵۔ بیج۔ تخم عنقر کے لیے کارآمد ہے۔ اگر مزید تحقیق کی جائے تو بہت سی امراض کے لیے شافی ثابت ہوں گی۔

میرا تجربہ شاہد ہے کہ اس کے پھول تازہ یا خشک چار رتی ہفتے میں ایک دفعہ اگر تندرست آدمی استعمال کرے تو قلبی اور دماغی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ میں آپ حضرات کو ایک خاص مرضی علامات کی طرف توجہ مبذول کروا رہا ہوں۔ آپ حضرات کو نبض ذوالفقرہ کا علم ہو گا اور اکثر حضرات جب یہ نبض محسوس کرتے ہیں تو مریض اور طبیب دونوں گھبرا جاتے ہیں۔ اس دوائی کے

پھولوں کی چار رتی خوراک صرف چند گھنٹوں میں نبض کو معمول پر لا کر طبیب اور مریض کو حیران کن نتائج سے نوازتی ہے۔ میں اس دوا کا تجربہ بہت مریضوں پر اپنی معالجاتی زندگی میں کر چکا ہوں۔

حضرات وخواتین!

ساتھ ساتھ یہ بھی گوش گزار کر دوں کہ یہ دوائی دماغی امراض کے لیے جتنی مفید ہے، قلبی امراض میں بھی خون کو پتلا کر کے باریک سے باریک رگوں میں نفوذ کرانے کی وجہ سے انسان کو قلبی امراض سے نجات دلاتی ہے۔

سامعین کرام! فشار دم قوی جدید مرض نہیں بلکہ قدیم ہے۔ قدیم اطباء اس سے واقف تھے۔ قدیم اطباء نے اس کو اکثر امراض میں علاماتی طور پر بیان کیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ علم طب تجرباتی دنیا ہے۔ جوں جوں تجربات میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ علم وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ زمانہ حال میں دماغی کوفتوں کی وجہ سے قلبی اور دماغی امراض وبا کے طور پر پھیل رہی ہیں۔ ہم ان کے علاج سے قلبی اور ذہنی سکون حاصل کر کے ہی عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

روحانی علاج[1]:۔

یہ مرض عام پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس کے تشخیصی ذرائع مشینی دنیا ہونے کی وجہ سے آسان ہو گئے ہیں اس کا اتنا ہی علاج بھی اطباء اور معالج کی کوششوں کی وجہ سے آسان ہو گیا ہے، حضرات طب مشرق فشار دم قوی کا مؤثر علاج پیش کرتی ہے۔ جیسا کہ میں اوپر بحث کر چکا ہوں۔ اب تو اطباء کے علاوہ ہمارے اور غیر ملکی ڈاکٹر صاحبان نے جس تیزی سے اسے قبول کیا ہے اور اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے وہ بھی ایسی دوائی کی افادیت کا ایک بین ثبوت ہے جس کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے۔

آخر میں، میں آپ کی خدمت میں اس پودے کی مختلف اقسام جو میں حاصل کر سکا ہوں پیش خدمت کر رہا ہوں۔ امید ہے میری حقیر کوشش سے آپ کچھ مفید معلومات اپنے اندر جذب کریں گے اور میری اس محنت کو قبولیت بخشیں گے۔ اگر خدا نے موقع دیا تو آئندہ برس کی ادویات پر ایک تحقیقی مضمون پیش کروں گا۔

میں جناب صاحب صدر و محترم سامعین کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس خشک مضمون کو نہایت دل جمعی سے سنا، شکریہ! خدا حافظ

طب مشرق زندہ باد

---

[1] پانی پر تین دفعہ درود شریف پڑھ کر دن میں تین بار پینا مجرب روحانی علاج ہے۔